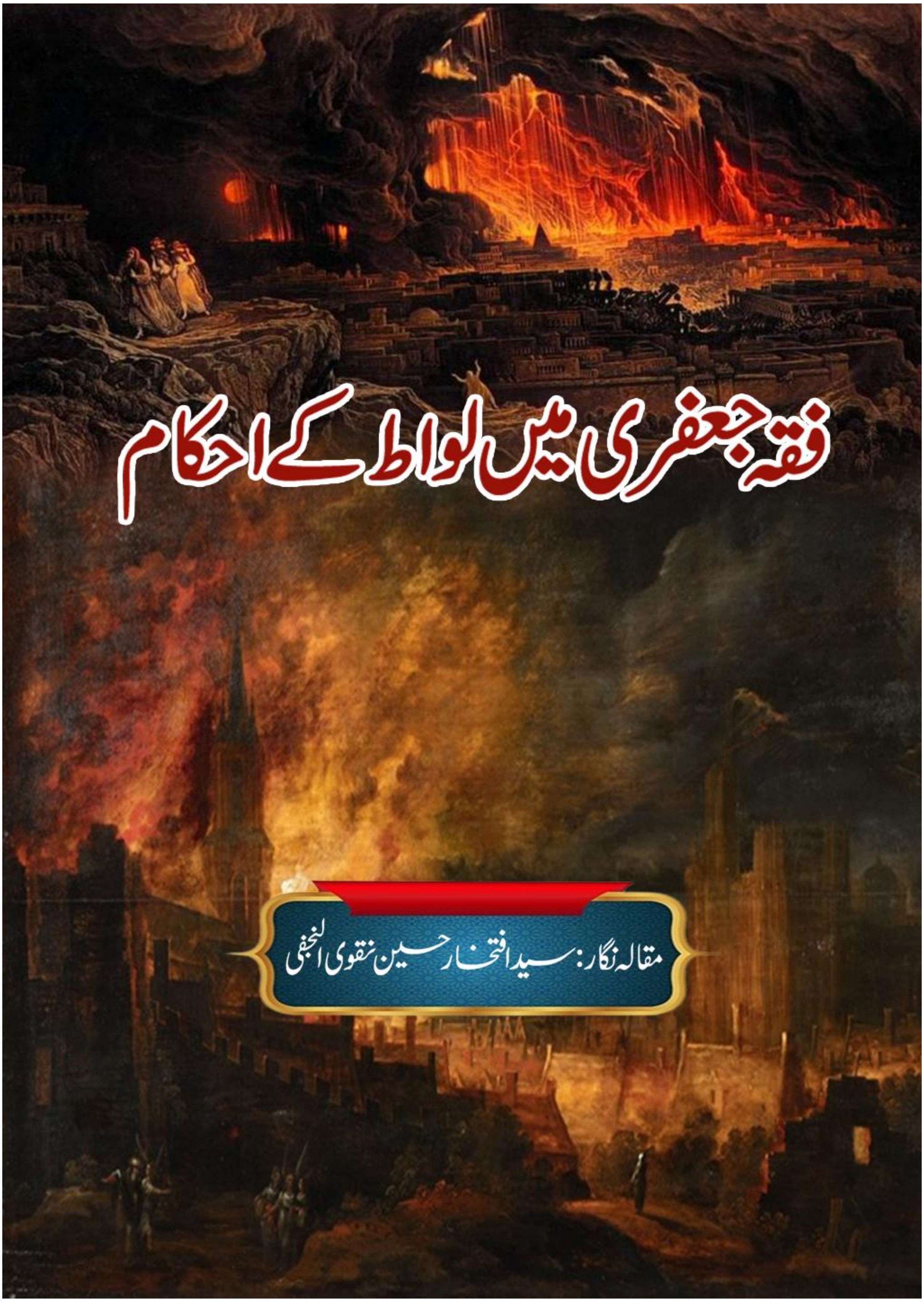
فقہ جعفری میں لواط کے احکام
مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقہ جعفری میں لواط کے احکام

مقالہ نگار: علامہ سید افتخار حسین نقوی

حد اور تعزیر کا مفہوم:

حد اور تعزیر دونوں کا لغوی معنی منع کرنا اور سرزنش کرنا ہے اور شرعی معنی بھی اسی لغوی معنی سے لیا گیا ہے چونکہ یہ دونوں وسیلہ اور ذریعہ بنتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے منع کردہ کاموں کو انجام نہ دے۔[1]

مکلّف انسان جب کسی جرم کا ارتکاب کرے تو اس جرم کی مناسبت سے شارع کی طرف سے معین مقدار میں جسمانی سزا دینے کو حد یا تعزیر کہا جاتا ہے۔[2]

حد اور تعزیر میں فرق:

ہر وہ جرم جس کے لیے شارع کی طرف سے سزا معین ہو اسے حد کہتے ہیں لیکن اگر معین نہ ہو بلکہ جج اور حاکم شرع ذمہ دار شخص کی سزا کا تعین کرے تو اسے تعزیر کہا جاتا ہے۔[3]

لواط گناہان کبیرہ میں سے ہے جس کے لیے روایات میں حد بیان کی گئی ہے، محمد حسن نجفی کہتے ہیں:

اما اللواط فھو وطء الذکران من الآدمی بایقاب و غیرہ و اشتقاقه من فعل قوم لوط، و حرمته من ضروری الدین فضلا عما دل علیه فی الکتاب المبین و سنه سید المرسلین و آله الطیبین الطاهرین۔ (صاحب جواہر، جلد 41 ص 374)

جس کی مذمت میں امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ ایسا گناہ ہے کہ کسی امت نے ایسا گناہ نہیں کیا مگر یہ کہ خداوند نے اس قوم کو پتھروں کے ساتھ رجم کیا، تم بھی ایسے لوگوں کے ساتھ وہی کرو جو خداوند متعال نے کیا ہے:

انه قال فی اللواط: ھو ذنب لم یعص اللہ به الا امة من الامم فصنع بھا ما ذکرہ فی کتابه من رجمھم بالحجارة، فارجموھم کما فعل اللہ عزوجل۔ (المستدرك، باب 15 من ابواب النکاح المحرم، حدیث 2)

---

[1] کتاب العین، خلیل احمد فراھیدی، جلد ۱، ص ۳۵۵، طبع دوم، ۱۴۲۵ھ انتشارات اسوہ ، فرہنگ بزرگ جامع نوین، احمد سیاح، جلد ۲، ص ۱۲۶۹ انتشارات اسلام تہران

[2] جواہر الکلام شیخ محمد حسن نجفی جلد ۴۱، ص ۲۵۴

[3] جواہر الکلام شیخ محمد حسن نجفی جلد ۴۱ ص ۲۵۴ ؛ مھذب الاحکام ، سید عبدالاعلی سبزواری ، جلد ۲۷ ، ص ۲۲۳

روایت میں ہے کہ اگر کوئی یہ بد فعل انجام دے تو قیامت کے دن بھی مجنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی اسے پاک نہیں کر سکے گا وہ اس حالت میں محشور ہوگا کہ خداوند اس پر غضب ناک ہو گا اور جہنم کو اس کے لیے آمادہ کیا جا چکا ہوگا جب مرد ،مرد پر سوار ہوتا ہے تو عرش الٰہی لرز اٹھتا ہے۔۔۔الی آخر۔

من جامع غلاما جاء جنبا یوم القیامة لا ینقیه ماء الدنیا ، و غضب الله علیه و لعنه و اعد له جهنم و ساءت مصیرا ، ثم قال : ان الذکر لیرکب الذکر فیهتز العرش لذلك ، و ان الرجل لو اتی فی حقبه فیحسبه الله تعالی علی جسر جهنم حتی یفرغ الله من حساب الخلائق ، ثم یومر به الی جهنم فیعذب بطبقاتها طبقة طبقة حتی یرد الی اسفلها ، و لا یخرج منها ۔(وسایل الشیعه باب 17 من ابواب النکاح المحرم ، حدیث 1)

قال امیرالمومنین علیه السلام : لوکان ینبغی لاحد ان یرجم مرتین لرجم اللوطی (وسایل ، باب 3 من ابواب حد اللواط ، حدیث 2) علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ فرمایا : اگر ضروری ہوتا کہ کسی کو دو مرتبہ رجم کیا جائے تو لوطی کو کیا جاتا۔

قال الصادق علیه السلام : حرمة الدبر اعظم من حرمة الفرج ، ان الله تعالی اهلك امة بحرمة الدبر ، ولم یهلك احدا بحرمة الفرج (وسائل باب 17 من ابواب النکاح المحرم ، حدیث 2

لواط کی حد:

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ جس جرم کے لیے شارع کی طرف سے سزا معین ہو اسے حد کہتے ہیں ۔امامیہ کے نزدیک لواط ان جرائم میں سے ہے اگر اس میں وہ تمام شرائط پائی جائیں جو اس کے اثبات میں دخیل ہیں تو حد جاری ہو گی۔ یعنی دخول کی صورت میں اس کی حد قتل ہے اور دخول نہ ہونے کی صورت میں 100 کوڑے ہیں۔

امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اس گناہ کے لیے تین سزائیں مقرر فرمائیں : تلوار کے ساتھ قتل کرنا، ہاتھ پاوں باندھ کر پہاڑ سے نیچے گرانا یا آگ میں جلانا۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ : بَيْنَمَا أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي مَلَإٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ، إِنِّي أَوْقَبْتُ عَلَى غُلاَمٍ فَطَهِّرْنِي فَقَالَ لَهُ يَا هَذَا اِمْضِ إِلَى مَنْزِلِكَ لَعَلَّ مِرَاراً هَاجَ بِكَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ غَدٍ عَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَوْقَبْتُ عَلَى غُلاَمٍ فَطَهِّرْنِي فَقَالَ لَهُ اِذْهَبْ إِلَى مَنْزِلِكَ لَعَلَّ مِرَاراً هَاجَ بِكَ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلاَثاً بَعْدَ مَرَّتِهِ اَلْأُولَى فَلَمَّا كَانَ فِي اَلرَّابِعَةِ قَالَ لَهُ يَا هَذَا إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَكَمَ فِي مِثْلِكَ

بِثَلاثَةِ أَحْكَامٍ فَاخْتَرْ أَيَّهُنَّ شِئْتَ قَالَ وَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ فِي عُنُقِكَ بَالِغَةً مَا بَلَغَتْ أَوْ إِهْدَابٌ مِنْ جَبَلٍ مَشْدُودَ الْيَدَيْنِ وَ الرِّجْلَيْنِ أَوْ إِحْرَاقٌ بِالنَّارِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيُّهُنَّ أَشَدُّ عَلَيَّ قَالَ الْإِحْرَاقُ بِالنَّارِ قَالَ فَإِنِّي قَدِ اخْتَرْتُهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ خُذْ لِذَلِكَ أُهْبَتَكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِي تَشَهُّدِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ أَتَيْتُ مِنَ الذَّنْبِ مَا قَدْ عَلِمْتَهُ وَ إِنِّي تَخَوَّفْتُ مِنْ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ إِلَى وَصِيِّ رَسُولِكَ وَ ابْنِ عَمِّ نَبِيِّكَ ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُطَهِّرَنِي فَخَيَّرَنِي ثَلاثَةَ أَصْنَافٍ مِنَ الْعَذَابِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي اخْتَرْتُ أَشَدَّهُنَّ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِذُنُوبِي وَ أَنْ لا تُحْرِقَنِي بِنَارِكَ فِي آخِرَتِي ثُمَّ قَامَ وَ هُوَ بَاكٍ حَتَّى دَخَلَ الْحَفِيرَةَ الَّتِي حَفَرَهَا لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ ، وَ هُوَ يَرَى النَّارَ تَتَأَجَّجُ حَوْلَهُ قَالَ فَبَكَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ وَ بَكَى أَصْحَابُهُ جَمِيعاً فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ قُمْ يَا هَذَا فَقَدْ أَبْكَيْتَ مَلائِكَةَ السَّمَاءِ وَ مَلائِكَةَ الْأَرْضِ فَإِنَّ اللهَ قَدْ تَابَ عَلَيْكَ فَقُمْ وَ لا تُعَاوِدَنَّ شَيْئاً مِمَّا فَعَلْتَ-

اگر دخول نا ہوا تو امامیہ فقہاء کے نزدیک 100 کوڑے مارے جائیں گے جیسا صاحب کتاب الجواہر محمد حسن نجفی کہتے ہیں: و ان لم يك ايقابا كالتفخيذ او بين الاليتين فحده مائة جلده كما عن الحسن و المفيد و السيد و سلار و الحلبي و ابني زهره و ادريس ، بل في المسالك هو المشهور و عليه سائر المتاخرين ، بل عن صريح الانتصار و ظاهر الغنية الاجماع عليه ، للاصل و الاحتياط وخبر سليمان بن هلال المنجبر بما عرفت عن الصادق عليه السلام :في الرجل يفعل بالرجل فقال : ان كان دون الثقب فالحد و ان كان ثقب اقيم قائما ثم ضرب بالسيف (الظاهر في كون المراد من الحد فيه الجلد) (وسائل باب 1 من ابواب حد اللواط ، حديث 2)

قتل کی حد اس صورت میں ہے کہ فاعل یا مفعول عاقل ، بالغ اور مختار ہوں اور دخول ہوا ہو ، اگرچہ بیشتر امامیہ فقہاء کے نزدیک فاعل کے لیے محصن یا غیر محصن ہونا شرط نہیں ہے لیکن علامہ خوئی نے شیعہ حدیثی کتب میں مذکور بعض احادیث کی بنا پر[1] *کہا ہے کہ اگر فاعل محصن ہو تو اس پر حد جاری ہو گی ورنہ تعزیر ہو گی۔ (مبانی تکملہ المنہاج ، جلد 41 ص 280-289)) اسی طرح اسلامی جمہوری ایران کے قانون میں بھی یہ فرق رکھا گیا ہے۔ایران کے آئین کا مادہ 234 مصوب 1392 شمسی کہتا ہے : ایران کا آئین مادہ 234 مصوب 1392 شمسی ، کہتا ہے : حد لواط فاعل کے لیے ، عنف ، اکراہ یا احصان کی شرائط کی موجودگی میں قتل ہے اور اس کے علاوہ 100 کوڑے ، مفعول کی حد ہر صورت میں قتل ہے یعنی احصان یا عدم احصان۔*

---

[1] : *صحیح ابی بصیر عن ابی عبداللہؑ : اذا ثقب وکان محصنا الرجم ؛ زرارہ عن ابی جعفرؑ : اللواط حدہ حد الزانی (وسایل ، من ابواب حد اللواط ، حدیث 4و7 ؛ الجواہر الکلام ، ج41ص380*

قال : قلت لابی عبداللہ ع رجل اتی رجلا قال : ان کان محصنا القتل و ان لم یکن محصنا فعلیہ الحد ، قلت : فما علی الموطی ؟ قال : علیہ القتل علی کل حال محصنا کان او غیر محصن۔

(وسائل ، من ابواب حد اللواط حدیث 4 صحیح ابی بصیر عن ابی عبداللہ ع : اذا ثقب و کان محصنا الرجم (من ابواب حد اللواط حدیث 7)

زرارہ عن ابی جعفر ع : اللواط حدہ حد الزانی (من ابواب حد اللواط حدیث 1)

روایہ العلاء بن الفضیل عن ابی جعفر : حد اللوطی مثل حد الزانی ، و قال : ان کان قد احصن رجم و الا جلد (حدیث نمبر 3 ، من ابواب اللواط)

اگر بالغ شخص نابالغ کے ساتھ بد فعلی کا مرتکب ہو تو بالغ کو قتل کیا جائے گا اور نابالغ کے لیے تعزیر ہو گی اس پر حد جاری نہیں ہو گی۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ اَلْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أُتِيَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِامْرَأَةٍ وَ زَوْجِهَا قَدْ لاَطَ زَوْجُهَا بِابْنِهَا مِنْ غَيْرِهِ وَ ثَقَبَهُ وَ شَهِدَ عَلَيْهِ بِذَلِكَ اَلشُّهُودُ فَأَمَرَ بِهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَضُرِبَ بِالسَّيْفِ حَتَّى قُتِلَ وَ ضَرَبَ اَلْغُلاَمَ دُونَ اَلْحَدِّ وَ قَالَ أَمَا لَوْ كُنْتَ مُدْرِكاً لَقَتَلْتُكَ لِإِمْكَانِكَ إِيَّاهُ مِنْ نَفْسِكَ بِثَقْبِكَ۔(وسائل الشیعہ ، جلد 28 ص 156) ابواب حد اللواط)۔

اسی طرح اگر کوئی مجنون کے ساتھ بد فعلی کرے تو عاقل پر حد جاری ہو گی اور اسے قتل کیا جائے گا جب کہ مجنون کی حالت کو حاکم دیکھ کر حکم لگائے گا کہ شعور میں تھا یا نہیں ۔ اسی طرح اگر بچہ بچے کے ساتھ بد فعلی کا مرتکب ہو تو دونوں کو ادب سکھانے کے لیے سزا دی جائے گی ۔ اسی طرح تعزیر ہو گی اگر بچہ اور مجنوں ایک دوسرے سے بد فعلی کے مرتکب ہوں۔

اسی طرح غلام کے ساتھ اگر عاقل اور بالغ بد فعلی کرے تو دونوں پر حد جاری ہو گی اور قتل کیا جائے گا جبکہ اہل سنت کا نظریہ ہے کہ غلام سے وطی کی صورت میں حد اس سے ساقط ہو گی۔

ہاں اگر غلام دعوی کرے کہ مالک نے اسے مجبور کیا تھا تو اس کی بات مانی جائے گی اور حد تعزیر میں بدل جائے گی اسی طرح کوئی بھی اگر یہ دعوی کرے کہ مجبور کیا گیا تھا تو اس کی بات کو مانا جائے گا کیونکہ شبہہ حد کو روک دیتا ہے اور حد جاری ہونے میں مانع ہے ۔ (کتاب الجواہر ، ج 41 ، ص 379)

اگر کوئی بچے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لے اور محرم بھی نا ہو تو اسے 100 کوڑے مارے جائیں ۔ محرم کی بات شاید اس لیے ہے کہ شہوت کے موارد اکثر و بیشتر غیر محرم کے ساتھ ہوتے ہیں ورنہ کوئی فرق نہیں ہے محرم ہو یا نا ہو ۔ من

قبل غلاما بشهوة لعنته ملائکة السماء و مائکة الارض و ملائکة الرحمه و ملائکة العذاب ، و فی آخر : الجمه الله بلجامین من نار ۔(مستدرك باب 18 من ابواب النکاح المحرم ، حدیث 3؛ وسایل باب 21 من ابواب النکاح المحرم ، حدیث نمبر1)

اسحاق بن عمار کہ امام صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جو شہوت کے ساتھ بچے کا بوسہ لیتا ہے فرمایا: سو کوڑے مارے جائیں گے۔(وسائل، باب 21 من ابواب النکاح المحرم، حدیث 3) ۔

دو مردوں کا ایک کمبل کے نیچے اکٹھا سونا ممنوع ہے اور تعزیر کا سبب بنتا ہے۔ سلیمان بن ہلال سے منقول ہے کہ ابی عبداللہ امام صادقؑ سے بعض اصحاب نے سوال کیا: آپ پر قربان جائیں ایک مرد دوسرے کے ساتھ ایک ہی کمبل میں سوتا ہے فرمایا: رشتہ دار ہیں ؟ کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: مجبوری تھی ؟ جواب دیا نہیں۔ فرمایا: 30 کوڑے مارے جائیں گے (وسائل الشیعہ، باب 10 من ابواب حد الزنا حدیث 21) ۔

اسی طرح ابن سنان سے روایت ہے کہ دو مرد ایک ہی کمبل میں تھے اور امامؑ سے اس بارے پوچھا گیا تو امام صادقؑ نے فرمایا: حد سے ایک کوڑا کم انہیں کوڑے مارے جائیں گے۔ یعنی 99 کوڑے۔(وسائل، باب 10 من ابواب حد الزناء، حدیث 18)۔

لواط کے اثبات کا طریقہ کار:

اس گناہ کے ثابت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ یا تو فاعل یا مفعول خود اقرار کریں اور اقرار کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ عاقل ہو، بالغ ہو، رشید ہو، آزاد ہو اور مختار ہو اور اقرار کا قصد بھی رکھتا ہو مذاق میں نا کہہ رہا ہو اور چار مرتبہ اقرار کرے۔ جیسا کہ اُوپر علی علیہ السلام سے منقول روایت بیان ہو چکی ہے اور عموم ادلہ اقرار العقلاء بھی شامل اس مورد کو یا چار مرد اس گناہ کی گواہی دیں۔ اس مسئلہ میں عورتوں کی گواہی قطعاً قبول نہیں ہے۔ نا تنہائی نا مردوں کے ساتھ مشترکہ۔ اگر گواہوں کی گواہی دینے سے پہلے توبہ کرلے تو حد ساقط ہو جائے گی۔

مردے کے ساتھ بدفعلی:

مردے کے ساتھ بدفعلی ایک عظیم گناہ ہے اور ایک میت کے ساتھ زنا ایک زندہ کے ساتھ زنا سے بھی بڑا گناہ ہے جس پر زنا کی حد جاری ہو گی۔ کیونکہ روایت میں اس کی حد بیان کی گئ ہے جیسا کہ عبداللہ بن محمد الجعفی سے نقل ہے کہ ہشام بن عبدالملک نے امام باقر علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک شخص نے نبش قبر کے بعد ایک عورت کی میت کے ساتھ زنا کیا ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں اسے قتل کر دیا جائے بعض کہتے ہیں اسے جلا دیا جائے تو امام باقرؑ نے جواب میں لکھا کہ مردے کی حرمت وہی ہے جو ایک زندہ کی ہے نبش قبر اور اس کے کپڑے اُتارنے کی حد اس پر جاری ہو گی اور اس کے بعد اس پر زنا کی حد جاری ہو گی اگر محصن تھا۔

قال عبد الله بن محمد الجعفی کنت عند أبی جعفر (علیه السلام) و جاءه کتاب هشام بن عبد الملك فی رجل نبش امرأة فسلبها ثیابها، و نکحها فان الناس قد اختلفوا علینا فی هذا، فطائفة قالوا: اقتلوه و طائفة قالوا: أحرقوه فکتب إلیه أبو جعفر (علیه السلام) إن حرمة المیت کحرمة الحی، حده أن تقطع یده لنبشه و سلبه الثیاب، و یقام علیه الحد فی الزناء إن أحصن رجم و إن لم یکن أحصن جلد مائة::::: کتاب الجواهر، ج41ص644

اس گناہ کی شدت کے بارے امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس کا گناہ اس سے بڑا ہے کہ اگر وہ زندہ ہوتی اور وہ اس کے ساتھ یہ کام کرتا۔

قال الصادق (علیه السلام) فی مرسل ابن أبی عمیر: فی الذی یأتی المرأة و هی میتة: و زره أعظم من ذلك الذی یأتیها و هی حیه۔ (کتاب الجواہر ج41ص645)

اگر میت اس کی اپنی بیوی ہو اور اس نے یہ کام کیا ہو تو اگرچہ اس پر حد جاری نہیں ہو گی لیکن تعزیر ہو گا۔

اس جرم کے اثبات کے لیے یا تو وہ خود اقرار کرے اس گناہ کا یا چار گواہ اس کے اس قبیح فعل کی گواہی دیں۔ اگرچہ بعض امامیہ فقہاء نے کہا ہے کہ دو مردوں کی گواہی سے بھی اس کا یہ جرم ثابت ہو جائے گا کیونکہ یہاں ایک کی طرف سے فعل ہے زندہ کے ساتھ زنا دو طرفہ ہوتا ہے اور چار مردوں کی گواہی ضروری ہوتی ہے۔

اگر میت مرد ہو اور وہ مرد میت کے ساتھ بدفعلی کرے تو اس کا وہی حکم ہو گا جو زندہ کا تھا جیسا کہ پہلے لواط کی بحث میں بیان کیا جا چکا ہے اگرچہ یہ گناہ اس گناہ سے کئی گناہ سخت اور بڑا ہے۔ (جواہر، ج41، ص647)

حلال گوشت جانور سے بدفعلی:

اگر کوئی حلال گوشت جانور سے بدفعلی کا مرتکب ہو تو اس پر تعزیر کا حکم لگے گا اور جانور کا گوشت اور دودھ حرام ہو جائے گا اور اسے ذبح کرنا واجب ہے۔ اگر حیوان کسی دوسرے کا تھا تو تعزیر کے ساتھ ساتھ اس حیوان کی قیمت بھی اسے ادا کرنی ہو گی۔

مستند روایت:

عن محمد بن سنان عن العلاء بن الفضیل عن أبی عبد اللہ ع فی رجل یقع علی بھیمہ قال فقال لیس علیہ حد و لکن تعزیر. وسائل ج28ص358۔

امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سے ایسے جانور کے بارے میں پوچھا گیا جس سے بد فعلی کی گئی تھی تو فرمایا: حرام لحمھا، و کذلك لبنھا (وسایل، باب 30 من ابواب الاطعمہ المحرمہ، حدیث 3 من کتاب الاطعمہ و الاشربہ

ساتھ امامیہ فقہاء کا اجماع بھی ہے۔ صاحب جواہر اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: مضافا إلی محکی الإجماع صریحا و ظاهرا (جواهر، ج41ص637

البتہ تعزیر کے بارے مقدار خاص معین نہیں ہے یہ امام پر ہے وہ کتنی سزا دیتا ہے، فضیل اور ربعی دونوں نے امام صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے نقل کیا ہے جو حیوان سے بد فعلی کا مرتکب ہوا تھا فرمایا: لیس علیہ حد، و لکن یضرب تعزیرا (وسائل الباب 1 من ابواب نکاح البھائم حدیث 5)

حسن سدیر سے بھی نقل ہے کہ امام نے فرمایا: یجلد دون الحد (وسایل، باب 1 من ابواب نکاح البھائم (حدیث 4)

البتہ بعض روایات میں تعزیر کی مقدار کو بھی بیان کیا گیا ہے مثلا اسحاق بن عمار امام کاظم علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا: ایسے شخص کو 25 کوڑے مارے جائیں گے یضرب خمسہ و عشرین سوطا۔ (وسائل، باب 1 من ابواب نکاح البھائم، حدیث 1؛ الجواهر، ج41ص 638)

البتہ بعض احادیث میں قتل جیسی سزا بھی بیان کی گئی ہے جیسا کہ جمیل نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے لیکن ان جیسی روایات کو امامیہ فقہاء نے ایسے شخص پر حمل کیا ہے جو اپنے اس قبیح فعل سے باز نہ آئے اور تعزیر ہونے کے باوجود بار بار اس کا مرتکب ہو۔ (وسائل، الباب 1 من ابواب نکاح البھائم، حدیث 6، الجواہر، ج41ص639)۔

جس حلال گوشت جانور کو بد فعلی کا نشانہ بنایا گیا ہے اسے ذبح کیا جائے گا اور جلا دیا جائے گا۔ جیسا کہ عبداللہ بن سنان، حسین بن خالد اور اسحاق بن عمار سے منقول روایات میں صریحاً ذکر ہوا ہے کہ امام صادقؑ، امام رضا اور امام کاظمؑ نے فرمایا: ذبحت و أحرقت بالنار، و لم ینتفع بھا۔ (وسایل، الباب 1 من ابواب نکاح البھائم حدیث، حدیث 1، صاحب

جواهر، ج41ص639) اسی طرح حسن سدیر امام ابو جعفرؑ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا : فی الرجل یأتی البهیمه یجلد دون الحد و یغرم قیمه البهیمه لصاحبها، لأنه أفسدها علیه، وتذبح وتحرق وتدفن إن کانت مما یؤکل لحمه (وسائل، حدیث نمبر4) یہ ایک تعبدی حکم ہے کہ اس جانور کو ذبح کر دیا جائے کیونکہ رسول اکرم ص نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ قلت: و ما ذنب البهیمه ؟ قال: لا ذنب لها، و لکن رسول الله (صلی الله علیه و آله) فعل هذا و أمر به لکیلا یجتزئ الناس بالبهائم و ینقطع النسل (وسایل، الباب 1 من ابواب نکاح البهائم، حدیث 1

حرام گوشت جانور کے ساتھ بد فعلی:

اگر کوئی ایسے جانور کے ساتھ بد فعلی کرے جس کا گوشت حرام ہے۔ امامیہ فقہاء کے نزدیک اگرچہ وہ حرام گوشت ہے لیکن اسے ذبح نہیں کیا جائے گا (اگرچہ اہل سنت فقہاء کے نزدیک ہے کہ اسے بھی ذبح کیا جائے گا) بلکہ دور دراز علاقے میں اسے بیچ دیا جائے گا اور فاعل کو تعزیر ہو گی اور مالک کے نقصان کا بھی ازالہ کرے گا اور اس کا یہ گناہ دو گواہوں کی گواہی سے بھی ثابت ہو جائے گا یا خود اقرار کرلے (الجواہر، ج41ص641)۔